# عقائدِ نسفی

اُردو، عربی

مصنف:
امام ابو حفص عمر بن محمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ
(وفات: 537ھ)

صفحات: 16

# فہرست



| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| تعارفِ رسالہ | 1 | دیدارِ الٰہی | 5 | خوش بختی وبد بختی | 9 | نیک وبد کے پیچھے نماز | 11 |
| اشیاکی حقیقتیں | 2 | افعال کا خالق اللہ | 6 | حکمتِ بعثتِ رسل | 10 | صحابہ کا ذِکر | 12 |
| ذرائع علم | 2 | رزق | 6 | اول و آخر نبی | 10 | مسح علی الخفین | 12 |
| عالَم حادث | 3 | ہدایت وضلالت | 7 | فرشتے | 10 | ولی نبی کے برابر نہیں | 12 |
| تخلیقِ عالَم | 3 | عذاب قبر | 7 | کتبِ الٰہیہ | 10 | اطلاقِ شے علی المعدوم | 13 |
| صفاتِ ازلیہ | 4 | احوالِ بعدِ قبر | 8 | معراج | 10 | دعاکافائدہ | 13 |
| قرآن مخلوق نہیں | 4 | کبیرہ وصغیرہ | 8 | کراماتِ اولیا | 11 | علاماتِ قیامت | 13 |
| تکوین ازلی صفت | 5 | شفاعت | 9 | افضل بعد الرسل | 11 | مجتہد | 13 |
| ارادہ ازلی صفت | 5 | ایمان کی تعریف | 9 | امامت | 11 | ترتیبِ افضلیت | 13 |



# میری بات

**: غلام احمد رضا قادری عطاری مدنی (المدینۃ العلمیہ۔Islamic Research Center)۔2جون2026ء/16ذوالحج1447ھ**

"عقائدِ نسفی"، امام ابو حفص عمر بن محمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:537ھ) کا مختصر مگر جامع رسالہ ہے جس کی شرح حضرت علّامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:792) کی معروف تصنیف "شرحِ عقائدِ نسفیہ" ہے، جو دینی اداروں کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کے مطالعے کے دوران یہ احساس ہوا کہ علم الکلام کے اصولوں پر مبنی کوئی مختصر ابتدائی کتاب نہ ہونے کی وجہ سے طلبہ کو اصل مباحث سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ مزید یہ کہ موجودہ مطبوعات میں متن اور شرح کے یکجا ہونے کی وجہ سے اصل عبارت ذہن میں واضح طور پر محفوظ نہیں رہ پاتی۔ اسی کمی کے پیشِ نظر ضرورت محسوس ہوئی کہ عقائدِ نسفیہ کے متن کو علیحدہ اور آسان انداز میں پیش کیا جائے۔ لہٰذا اسے 12 اَسباق میں مناسب عناوین و نمبرنگ کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، تاکہ عام قاری بآسانی صحیح عقائد کی معرفت حاصل کر سکے۔ آخر میں عربی متن بھی شامل ہے۔ اس کی تیاری میں سنّی علمائے کرام کے تراجم سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ اللہ کریم اس مختصر سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول عطا فرمائے اور اسے ہمارے لیے ذریعۂ نجات وفلاح بنائے، آمین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

# عقائدِ نسفی (اردو، عربی) (صفحات:16)

## سبق:1

## (حقائقِ اشیا، علم کے اسباب: صحیح حواس / سچی خبر / عقل)

[1] اہلِ حق (علماءِ اہلِ سنّت وجماعت) نے فرمایا: اشیا کی حقیقتیں موجود ہیں اور ان حقیقتوں کا علم بھی ثابت ہے، بر خلاف سُوفِسْطائیہ (فلسفیوں کا ایک گروہ جو حقائقِ اشیا کے منکر ہیں) کے۔

[2] مخلوق کے لیے علم کے ذرائع تین ہیں: (1) حواسِ سلیمہ (2) خبرِ صادق اور (3) عقل۔

جب کہ حواس پانچ ہیں: سننا، دیکھنا، سونگھنا، چکھنا اور چھونا۔ ان حواس میں سے ہر حاسہ صرف اسی چیز کا ادراک کرتا ہے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے۔ (مثلاً: آنکھ کو دیکھنے کے لیے بنایا گیا ہے)

[3] خبرِ صادق کی دو قسمیں ہیں:

(1): **خبرِ مُتواتِر**: وہ خبر جو اتنے کثیر لوگوں کی زبان پر جاری ہو جن کے جھوٹ پر متفق ہونے کا تصور نہ کیا جاسکے۔ اور یہ خبر علمِ بدیہی کا سبب بنتی ہے، جیسے: ماضی کے بادشاہوں اور دور دراز کے شہروں کا علم۔

(2): **خبرِ رسول**: رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خبر ہے جس کی رسالت معجزہ سے ثابت ہو۔

[4] رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خبر سے حاصل ہونے والا علم استدلالی یقین کا سبب ہوتا ہے، لیکن یقین اور ثبات کے لحاظ سے وہ علمِ ضروری (بدیہی) کے مشابہ ہوتا ہے۔

[5] عقل بھی یقینی علم کا سبب ہے۔ (وہ امر جو عقل سے بدیہی طور پر ثابت ہو وہ "ضروری" ہے، جیسے: کُل کا اپنی جزء سے بڑا ہونے کا علم۔ اور جو علم غور و فکر اور استدلال سے ثابت ہو وہ "اکتسابی" ہے۔ جیسے: آگ کو دیکھ کر دھوئیں کا علم حاصل ہونا)

[6] الہام اہلِ حق کے نزدیک کسی شے کی صحت کی (یقینی) معرفت کے اسباب میں سے نہیں ہے۔

# سبق:2

## (حدوثِ عالم، اعیان واعراض، صفات الٰہیہ، تنزیہ)

[7]عالم (دنیا) اپنے تمام اجزا کے ساتھ حادث ہے۔

[8]عالم اعیان (جو قائم بالذات ہیں) اور اَعراض (جو قائم بالغیر ہیں) کا مجموعہ ہے۔

**اعیان:** وہ ہیں جو بذاتہ قائم ہیں اور وہ مرکب جیسے جسم ہیں (مثلاً آسمان، زمین، پتھر، درخت)، یا غیر مرکب ہیں جیسے جوہر (وہ جز جس کی مزید تقسیم نہ ہو سکے)۔

**عرض:** وہ ہے جو بذاتہ قائم نہیں، بلکہ اجسام اور جواہر میں پیدا ہوتا ہے، جیسے: رنگ، حرکت، سکون، ذائقے اور بوئیں۔

[9]اللہ پاک ہی عالم کو پیدا کرنے والا ہے۔

[10]اللہ پاک اکیلا ہے، ہمیشہ سے ہے، قدرت والا، سننے والا، دیکھنے والا اور ارادہ فرمانے والا ہے۔

[11]اللہ پاک نہ عرض ہے، نہ جسم، نہ جوہر، اور نہ صورت و شکل والا ہے۔ نہ وہ محدود ہے، نہ عدد سے متصف، نہ ٹکڑوں میں تقسیم ہوتا ہے، نہ اجزا والا ہے، نہ مرکب ہے اور نہ متناہی (ختم ہونے والا)۔

[12]اللہ پاک نہ ماہیت و کیفیت سے موصوف ہے، نہ کسی مکان و جہت میں موجود ہے، اور نہ کسی زمان میں۔ کوئی شے اس کے مشابہ نہیں اور اس کی قدرت اور علم سے کوئی چیز خارج نہیں۔

# سبق:3

## (ازلی صفات، کلامِ نفسی، قرآن غیر مخلوق)

[13] اللہ پاک کی صفات ازلیہ ہیں جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہیں، وہ صفات نہ عینِ ذات ہیں نہ غیر ذات۔

وہ صفات درج ذیل ہیں:

(1) علم (2) قدرت (3) حیات اور قوت (4) سمع (سننا) (5) بصر (دیکھنا) (6) ارادہ اور مشیت (چاہنا)

(7) فعل اور تخلیق اور ترزیق (پیدا کرنا اور روزی دینا) (8) کلام۔

[14] اللہ پاک ایسے کلام کے ساتھ متکلم ہے جو اس کی صفت ازلی ہے۔

[15] اللہ پاک کا کلام حروف و آواز کی قسم سے نہیں۔ اور کلام سکوت (خاموشی) اور آفت (کمزوری) کے منافی ہے (اللہ پاک ان دونوں عیبوں سے پاک ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ اسی صفت کلام کے ساتھ متکلم (کلام کرنے والا) ہے، حکم دینے والا منع کرنے والا، خبر دینے والا ہے۔

[16] قرآن اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں اور یہ قرآن ہمارے مصاحف (اوراق) میں لکھا ہوا ہے، ہمارے دلوں میں محفوظ، ہماری زبانوں سے پڑھا جانے والا، کانوں سے سنائی دینے والا ہے۔ (لیکن) ان چیزوں میں حلول کرنے (داخل ہونے) والا نہیں۔

# سبق:4

## (تکوین ازلی، ارادہ الٰہی، دیدارِ الٰہی)

[17] تکوین اللہ پاک کی ازلی صفت ہے۔ اس صفت سے عالم اور عالم کے ہر جزء کے لیے تخلیق کا عمل وجود میں آتا ہے، نہ ازل میں، بلکہ اس جزء کے وجود کے وقت میں، اللہ کے علم اور ارادے کے مطابق۔

[18] ماتریدیہ کے نزدیک، تکوین مکون کا غیر ہے (یعنی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں)۔

[19] ارادہ اللہ پاک کی اَزلی صفت ہے جو اللہ پاک کی ذات کے ساتھ قائم ہے۔

[20] اللہ پاک کا دیدار عقلاً ممکن اور جائز ہے، اور نقلاً (شرعی دلائل سے) واجب ہے۔

[21] دلیلِ سمعی اس بارے میں موجود ہے کہ دارِ آخرت میں مؤمنین کا رب پاک کو دیکھنا ثابت ہے۔

[22] پس اللہ کریم کا دیدار ہو گا، مگر نہ مکان، نہ مقابل کی جہت میں، نہ شعاعوں کے اتصال سے اور نہ دیکھنے والے اور اللہ پاک کے درمیان مسافت کی شرط پر۔



www.dawateislami.net

# سبق:5

## (خلقِ افعال، کسبِ انسانی اور مشیتِ الٰہی)

[23] اللہ پاک بندوں کے تمام افعال یعنی کفر و ایمان اور طاعت و عصیان (بندگی و نافرمانی) کا خالق ہے۔

[24] بندوں کے سب افعال اللہ پاک کے ارادے، مشیت، قضا اور تقدیر کے ساتھ ہیں۔

[25] بندوں کے لیے ان افعال میں اختیار (کسب) بھی ہے۔

[26] ان اختیاری افعال پر انہیں ثواب دیا جائے گا اور انہی پر عذاب دیا جائے گا۔

[27] ان افعال میں سے اعمالِ حسنہ (اچھے کام) اللہ کریم کی رضا کے ساتھ ہیں، لیکن اعمالِ قبیحہ (برے کام) اللہ پاک کی رضا کے ساتھ نہیں ہیں۔

[28] استطاعت فعل کے ساتھ ہی مل جاتی ہے اور استطاعت سے مراد وہ طاقت وقدرت ہے جس کے ذریعے فعل کو انجام دیا جاتا ہے۔ استطاعت کا لفظ اسباب، آلات، اعضاء (ہاتھ پاؤں وغیرہ) کی سلامتی پر بھی بولا جاتا ہے۔ تکلیفِ شرعی کی صحت (درستی) کا مدار اسی استطاعت پر ہوتا ہے۔

[29] آدمی کو اس امر اور فعل کا مکلّف نہیں بنایا جاتا جو اس کی طاقت میں نہ ہو۔

[30] انسان کے مارنے پر مار کھانے والے کو درد ہونا اور انسان کے چوٹ لگانے پر شیشے کا ٹوٹ جانا اور اسی طرح کی دیگر امور، یہ سب اللہ پاک کی تخلیق ہیں بندے کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

# سبق:6

## (موت، رزق (حلال / حرام)، ہدایت وضلالت اور احوالِ قبر)

[31] قتل ہونے والا اپنے مقررہ وقت پر مرتا ہے اور موت کا وقت ایک ہے۔

[32] حرام (بھی) رزق ہے۔

[33] ہر شخص اپنا رزق مکمل حاصل کرتا ہے، خواہ وہ حلال ہو یا حرام۔ اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی انسان اپنا رزق نہ کھائے یا کسی اور کا رزق کھا جائے۔

[34] اللہ پاک جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔

[35] ہر وہ چیز جو آدمی کے لیے زیادہ بہتر یا مفید ہو، اللہ پاک پر اس کا عطا کرنا واجب نہیں ہے۔

[36] عذابِ قبر کافروں اور بعض گناہ گار مسلمانوں کے لیے ثابت ہے۔

[37] قبر میں اہلِ طاعت کے لیے نعمتیں اور انعام ثابت اور حق ہیں۔

[38] اور قبر میں منکر اور نکیر کا سوال کرنا دلائلِ سمعیہ سے ثابت اور حق ہے۔

# سبق:7

## (بعث، میزان، کوثر، صراط، جنت، جہنم اور کبائر)

[39]دوبارہ زندہ ہونا (بعث بعد الموت) حق ہے۔

[40]اعمال کا وزن (میزان) حق ہے۔

[41]کتاب ونامۂ اعمال حق ہے۔

[42]حشر میں سوال حق ہے۔

[43]حوض کوثر حق ہے۔

[44]پل صراط حق ہے۔

[45]جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔

[46]جنت اور جہنم اس وقت مخلوق اور موجود ہیں اور باقی رہیں گی۔

[47]وہ (جنت و جہنم) نہ فنا ہوں گے اور نہ اہل جنت اور اہل نار فنا ہوں گے۔

[48]کبیرہ گناہ (شرک وکفر کے علاوہ) کسی مومن کو ایمان سے خارج نہیں کرتا اور نہ کفر میں داخل کرتا ہے۔

[49]اللہ تعالیٰ شرک اور کفر کی مغفرت نہیں فرمائے گا، اور اس کے ماسوا صغیرہ اور کبیرہ گناہوں میں سے جس کے لیے چاہے گا مغفرت فرمادے گا۔

[50]صغیرہ گناہ پر بھی عذاب دینا جائز ہے۔

[51]کبیرہ گناہ پر بھی عفو و درگزر ہو سکتا ہے، بشرطیکہ اسے حلال سمجھ کر نہ کیا گیا ہو۔

[52]گناہ کو حلال سمجھنا (یعنی وہ گناہ جو نصِّ قطعی سے ثابت ہو) کفر ہے۔



www.dawateislami.net

# سبق:8

## (شفاعت، ایمان و اسلام، اور سعادت و شقاوت)

[53] انبیا اور اولیا کی کبیرہ گناہ کرنے والوں کی شفاعت کرنا ثابت ہے۔

[54] مؤمنین میں سے کبیرہ گناہ کرنے والے ہمیشہ جہنَّم میں نہیں رہیں گے۔ (اگرچہ وہ توبہ کے بغیر فوت ہو جائیں)

[55] ایمان ہر اس بات کی تصدیق کرنا ہے جو نبی کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے رب عظیم کی طرف سے لائے (یعنی سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریاتِ دین سے ہیں)۔ اور اس کے ساتھ (زبان سے) اقرار کرنا ہے۔ اعمال ایمان کا جزو نہیں ہیں، اس لیے اعمال میں کمی بیشی ہوتی ہے، مگر ایمان نہ بڑھتا ہے اور نہ گھٹتا ہے۔

[56] ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں (کیونکہ اسلام احکام کو قبول کرنے کا نام ہے، اور یہی تصدیق ایمان کی حقیقت ہے)۔

[57] جس وقت کسی آدمی سے تصدیق و اقرار پایا جائے، اس کے لیے صحیح ہے کہ وہ کہے: 'میں یقیناً مومن ہوں' اور یہ کہنا مناسب نہیں کہ: 'میں اِن شاءَ اللہ مومن ہوں۔'

[58] سعید (نیک بخت) کبھی شقی (بد بخت) ہو جاتا ہے (مرتد ہونے کی وجہ سے)، اور شقی کبھی سعید ہو جاتا ہے (کفر کے بعد ایمان لانے سے)۔

[59] یہ تغیر سعادت اور شقاوت پر وارد ہوتا ہے۔

[60] اسعاد (سعادت عطا کرنا) اور اشقا (شقی بنانا) جو اللہ پاک کی صفات ہیں، ان پر تغیر وارد نہیں ہوتا۔

[61] اللہ پاک کی ذات اور صفات پر کوئی تغیر یا تبدیلی نہیں ہے۔

# سبق:9

## (انبیاکے مراتب، فرشتے، کتابیں، معراج)

[62]انبیاکے بھیجنے میں اللہ پاک کی حکمت ہے۔

[63]بیشک اللہ پاک نے بنی آدم میں سے بشر نبی اور رسول بھیجے جو لوگوں کے لیے مبشر (بشارت دینے والے) اور منذر (ڈرانے والے) تھے، اور لوگوں کے لیے امورِ دین و دنیا کی ان تمام باتوں کا بیان کرنے والے تھے جن کے وہ محتاج ہیں۔ اللہ نے ان کی تائید خارقِ عادات معجزات کے ساتھ فرمائی۔

[64]انبیا میں پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے آخر حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہیں۔

[65]انبیا کی تعداد بعض احادیث میں ذکر کی گئی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ کسی معین عدد پر اکتفا نہ کیا جائے۔ کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا: مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَصَصۡنَا عَلَيۡكَ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَيۡكَ۔ (ترجمہ کنزالایمان: جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا۔(پ24، المؤمن 78)۔ اور کوئی تعداد مقرر کرنے میں اس بات سے نہیں بچا جاسکتا کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام میں وہ شامل ہو جائے جو ان میں سے نہیں اور وہ خارج ہو جائے جو ان میں سے ہے۔ اور تمام انبیاءِ کرام سچے، اللہ پاک کی طرف سے خبریں دینے والے اور (مخلوق کو) نصیحت کرنے والے تھے۔

[66]حضرت محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم سب نبیوں سے افضل ہیں۔

[67]فرشتے اللہ پاک کے بندے ہیں، اس کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں، اور نہ وہ مذکر (مرد) ہونے کی اور نہ وہ مؤنث (عورت) ہونے کی صفت رکھتے ہیں۔

[68]اللہ پاک نے کچھ کتابیں اپنے نبیوں پر نازل فرمائی، جن میں اپنا امر، نہی، وعدہ اور وعید کا ذِکر فرمایا۔

[69]سرورِ دوعالم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا معراج بیداری کی حالت میں، بذاتہ آسمان کی طرف، پھر آسمان سے بلندی کی طرف، جو اللہ پاک نے چاہا، وہ حق ہے۔



www.dawateislami.net

# سبق:10

## (کرامات، افضلیتِ خلفائے راشدین، خلافت کی ترتیب و مدّت، امامت)

[70] کراماتِ اولیا حق ہیں۔ ولی کی کرامت اس طریقے پر ظاہر ہوتی ہے جو عادت کے خلاف ہوتا ہے جیسے کم مدت میں لمبی مسافت طے کرنا، کھانے، پانی اور لباس کا حاجت کے وقت ظاہر ہو جانا، پانی پر چلنا اور ہوا میں اُڑنا، بے جان چیزوں اور جانوروں کا بات کرنا، آنے والی بلاؤں کا ٹل جانا، دشمنوں پر کامیابی مل جانا، وغیرہ۔ یہ (خلاف عادت کاموں کا ہونا) اس رسول کا ہی معجزہ ہوتا ہے جس کی امت کے ایک فرد کے لئے یہ کرامت ظاہر ہوئی، کیونکہ اسی کرامت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص ولی ہے۔

[71] کوئی شخص ولی نہیں ہو سکتا جب تک اس کی دیانت ثابت نہ ہو جائے اور اس کی دیانت داری اپنے رسول کی رسالت کا اقرار کرنا ہے۔

[72] تمام انسانوں میں انبیا علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ، پھر عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

[73] ان چاروں کی خلافت بھی اسی ترتیبِ فضیلت کے مطابق ثابت ہے۔

[74] خلافت 30 سال کے بعد ملوکیت (بادشاہت) اور امارت (حکومت) میں بدل گئی۔

[75] مسلمانوں کے لیے امام کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ شرعی اَحکام نافذ کرے، حدود قائم کرے، سرحدوں کی حفاظت کرے لشکر تیار کرے، صدقات وصول کرے۔ ظالموں، چوروں اور ڈاکوں کا قلع قمع کرنے۔ جمعوں اور عیدوں کو قائم کرے۔ بندوں کے درمیان واقع جھگڑے نمٹائے۔ حقوق میں شہادت قبول کرے۔ جن بچوں کے اولیانہ ہوں ان کا نکاح کرائے۔ اور غنیمت تقسیم کرے۔ اور اس کی مثل دیگر امور۔

[76] مناسب ہے کہ امام ظاہر ہو، پوشیدہ نہ ہو اور نہ ہی اس کی آمد متوقع ہو، تاکہ لوگ اس کی طرف رجوع کر سکیں۔

# سبق:11

## (اصولِ امامت، نماز، صحابہ کرام اور شرعی احکام)

[77] امام قریش سے ہو، اس کے علاوہ کسی قوم سے نہیں۔

[78] امامت بنی ہاشم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

[79] یہ شرط بھی نہیں کہ امام معصوم ہو، اور نہ یہ کہ وہ اہلِ زمان سے افضل ہو۔

[80] یہ شرط ہے کہ امام کامل ولایت اور تصرف کا اہل اور مدبر ہو، اَحکام نافذ کرنے اور مظلوم کو ظالم سے انصاف دلانے پر قادر ہو۔

[81] امام فسق اور ظلم کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا۔

[82] ہر نیک و فاجر امام کی اقتدا میں نماز جائز ہے۔ اور ہر نیک اور فاسق پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔

[83] ہم صحابہ کرام کے ذِکر سے باز رہیں گے مگر خیر کے ساتھ ذِکر کریں گے۔

[84] ہم ان عشرہ مبشرہ صحابہ کرام کے لیے جنت کی گواہی دیتے ہیں جن کو نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے جنت کی بشارت دی۔

[85] ہم سفر اور حضر (سفر کے علاوہ) میں موزوں پر مسح کو جائز سمجھتے ہیں۔

[86] ہم نبیذ (ایک قسم کا مشروب) کو حرام نہیں سمجھتے۔

[87] کوئی ولی درجہ انبیا کو نہیں پہنچ سکتا۔

[88] کوئی بندہ اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا کہ اس سے امر اور نہی (شرعی اَحکام) ساقط ہو جائیں۔

[89] قرآنی آیات اپنے ظاہری معانی پر محمول کی جائیں گی۔

[90] ظاہری معانی سے عدول کر کے ان باطنی معانی کی طرف جانا جن کا اہلِ باطن دعویٰ کرتے ہیں الحاد و بے دینی ہے۔



www.dawateislami.net

# سبق:12

## (کفریات کلمات کا حکم، علاماتِ قیامت اور متفرق احکام)

[91]نصوص کا انکار کرنا کفر ہے۔

[92]معصیتِ قطعیہ کا حلال سمجھنا کفر ہے۔

[93]معصیتِ قطعیہ کو معمولی اور ہلکا سمجھنا کفر ہے۔

[94]شریعت کے اَحکام کے ساتھ استہزا (مذاق) کفر ہے۔

[95]اللہ پاک کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔

[96]اللہ پاک (کے عذاب) سے بے خوف ہونا کفر ہے۔

[97]کاہن کی غیب کی خبروں کی تصدیق کرنا(سچا جاننا) کفر ہے۔

[98]معدوم کوئی شی نہیں ہے۔

[99]زندوں کا مُردوں کے لئے دعا کرنا، ان کی طرف سے صدقہ کرنا مرنے والوں کو فائدہ دیتا ہے۔

[100]اللہ پاک دعاؤں قبول فرمانے والا اور حاجات کو پورا کرنے والا ہے۔

[101]نبیِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جو قیامت کی علامات بیان فرمائی ہیں، مثلاً: دجّال، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج کا خروج، آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور سورج کا مغرب سے نکلنا، یہ سب حق ہیں۔

[102]مجتہد کبھی صواب (درست بات) کو پہنچتا ہے اور کبھی خطا کرتا ہے۔

[103]بشر کے رسول، فرشتوں کے رسولوں سے افضل ہیں۔

[104]فرشتوں کے رسول عام بشر (غیر انبیا) سے افضل ہیں۔

[105]عام آدمی عام فرشتوں سے افضل ہیں۔

## ترجمے کے بعد اصل عربی متن بھی پیشِ خدمت ہے:

مَتْنُ العَقَائِد النَّسَفِيَّة

قَالَ أَهْلُ الحَقِّ: حَقَائِقُ الأَشْيَاءِ ثَابِتَةٌ، والعِلْمُ بِهَا مُتَحقِّقٌ خلافاً للسوفسطائية.

وأَسْبَابُ العِلْمِ للخَلْقِ ثَلاثَةٌ: الحَوَاسُّ السَّلِيمَةُ، وَالخَبَرُ الصَّادِقُ، وَالعَقْلُ.

فالحَوَاسُّ خَمْسٌ: السَّمْعُ، والبَصَرُ، والشَّمُّ، والذَّوْقُ، واللَّمْسُ، وبِكُلِّ حَاسَّةٍ مِنهَا يُوقَفُ عَلَى مَا وُضِعَتْ هِيَ لَهُ.

والخَبَرُ الصَّادِقُ عَلَى نَوْعَيْنِ: أَحَدِهِمَا الخَبَرُ المُتَوَاتِرُ، وَهوَ الخَبَرُ الثَّابِتُ على أَلْسِنَةِ قَوْمٍ لا يُتصوَّرُ تَوَاطُؤُهُم، عَلَى الكَذِبِ، وَهوَ مُوجِبٌ للعِلْمِ الضَّرُورِيِّ، كالعِلْمِ بالمُلُوكِ الخَالِيَةِ في الأَزْمِنَةِ المَاضِيَةِ والبُلدَانِ النَّائِيَةِ.

والنوع الثاني: خبر الرسول المؤيد بالمعجزة، وهو يوجب العلم الاستدلالي، والعلم الثابت به يضاهي العلم الثابت بالضرورة في التيقن والثبات.

وأما العقل فهو سبب للعلم أيضاً، وما ثبت منه بالبديهة فهو ضروري، كالعلم بأن كل شيء أعظم من جزئه.

وما ثبت بالاستدلال فهو اكتسابي.

والإلهام ليس من أسباب المعرفة بصحة الشيء عند أهل الحق.

والعَالَمُ بجميع أَجْزَائِه مُحْدَثٌ، إذ هو أعيان وأعراض، فالأعيان ما له قيام بذاته، وهو إما مركب، أو غير مركب، كالجوهر، وهو الجزء الذي لا يتجزأ، والعرض ما لا يقوم بذاته، ويحدث في الأجسام والجواهر، كالألوان والأكوان والطعوم والروائح.

والمحدث للعالم هو الله تعالى، الواحد، القديم، الحي، القادر، العليم، السميع، البصير، الشائي، المريد، ليس بعرض، ولا جسم، ولا جوهر، ولا مصور، ولا محدود، ولا معدود، ولا متبعض، ولا متجزئ، ولا متناه، ولا يوصف بالماهية، ولا بالكيفية، ولا يتمكن في مكان، ولا يجري عليه زمان، ولا يشبهه شيء، ولا يخرج عن علمه وقدرته شيء.

وله صفات أزلية قائمة بذاته، وهي لا هو ولا غيره.

وهي العلم، والقدرة، والحياة، والقوة، والسمع، والبصر، والإرادة، والمشيئة، والفعل، والتخليق، والترزيق، والكلام، وهو متكلم بكلام هو صفة له، أزلية، ليس من جنس الحروف والأصوات، وهو صفة منافية للسكوت والآفة، والله تعالى متكلم بها آمر ناه مخبر.

والقرآن كلام الله تعالى غير مخلوق، وهو مكتوب في مصاحفنا، محفوظٌ في قلوبنا، مقروء بألسنتنا، مسموع بآذاننا، غير حال فيها.

والتكوين صفة لله تعالى أزلية، وهو

تكوينه تعالى للعالم ولكل جزء من أجزائه لا في الأزل، بل لوقت وجوده على حسب علمه وإرادته.

وهو غير المكون عندنا.

والإرادة صفة لله تعالى أزلية قائمة بذاته.

ورؤية الله تعالى جائزة في العقل واجبة بالنقل، وَرَدَ الدليل السمعي بإيجاب رؤية المؤمنين الله تعالى في دار الآخرة، فيرى لا في مكان ولا على جهة من مقابلة ولا اتصال شعاع ولا ثبوت مسافة بين الرائي وبين الله تعالى.

والله تعالى خالق لأفعال العباد كلها، من الكفر والإيمان والطاعة والعصيان، وهي كلها بإرادته ومشيئته وحكمه وقضيته وتقديره.

وللعباد أفعال اختيارية يثابون بها ويعاقبون عليها.

والحسن منها برضاء الله تعالى، والقبيح منها ليس برضاه.

والاستطاعة مع الفعل، وهي حقيقة القدرة التي يكون بها الفعل، ويقع هذا الاسم على سلامة الأسباب والآلات والجوارح، وصحة التكليف تعتمد هذه الاستطاعة.

ولا يكلف العبد لما ليس في وسعه.

وما يوجد من الألم في المضروب عقيب ضرب إنسان، والانكسار في الزجاج عقيب كسر إنسان، وما أشبهه، كل ذلك مخلوق لله تعالى، لا صنع للعبد في تخليقه.

والمقتول ميت بأجله، والأجل واحد.

والحرام رزق، وكلٌّ يستوفي رزق نفسه: حلالاً كان أو حراماً، ولا يتصور أن لا يأكل إنسان رزقه أو يأكل رزق غيره.



www.dawateislami.net

والله تعالى يضل من يشاء ويهدي من يشاء.
وما هو الأصلح للعبد فليس ذلك بواجب على الله تعالى.
وعذاب القبر للكافرين ولبعض عصاة المؤمنين، وتنعيم أهل الطاعة في القبر بما يعلمه الله تعالى ويريده، وسؤال منكر ونكير ثابت بالدلائل السمعية.
والبعث حق، والوزن حق، والكتاب حق، والسؤال حق، والحوض حق، والصراط حق، والجنة حق، والنار حق، وهما مخلوقتان موجودتان باقيتان، لا تفنيان ولا يفنى أهلهما.
والكبيرة لا تخرج العبد المؤمن من الإيمان، ولا تدخله في الكفر.
والله لا يغفر أن يشرك به، ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء من الصغائر والكبائر.
ويجوز العقاب على الصغيرة، والعفو عن الكبيرة إذا لم تكن عن استحلال، والاستحلال كفر.
والشفاعة ثابتة للرسل والأخيار في حق أهل الكبائر، وأهل الكبائر من المؤمنين لا يخلدون في النار.
والإيمان هو التصديق بما جاء به من عند الله تعالى والإقرار به.
فأما الأعمال فهي تتزايد في نفسها، والإيمان لا يزيد ولا ينقص.
والإيمان والإسلام واحد.
وإذا وجد من العبد التصديق والإقرار صحَّ له أن يقول: أنا مؤمن حقاً، ولا ينبغي أن يقول: أنا مؤمن إن شاء الله.
والسعيد قد يشقى، والشقي قد يسعد، والتغيير يكون على السعادة والشقاوة دون الإسعاد والإشقاء، وهما من صفات الله تعالى، ولا تغير على الله تعالى ولا على صفاته.
وفي إرسال الرسل حكمة، وقد
أرسل الله رسلاً من البشر إلى البشر مبشرين ومنذرين ومبينين للناس ما يحتاجون إليه من أمور الدنيا والدين.
وأيدهم بالمعجزات الناقضات للعادات.
وأول الأنبياء آدم عليه السلام، وآخرهم محمد صلى الله عليه وسلم، وقد روي بيان عدتهم في بعض الأحاديث، والأولى أن لا يقتصر على عدد في التسمية؛ فقد قال الله تعالى: ((منهم من قصصنا عليك ومنهم من لم نقصص عليك))، ولا يؤمن في ذكر العدد أن يدخل فيهم من ليس منهم، أو يخرج منهم من هو فيهم، وكلهم كانوا مخبرين مبلغين عن الله تعالى، صادقين ناصحين.
وأفضل الأنبياء عليهم السلام محمد صلى الله عليه وسلم.
والملائكة عباد الله تعالى العاملون بأمره، لا يوصفون بذكورة ولا أنوثة.
ولله كتب أنزلها على أنبيائه، وبيَّن فيها أمره ونهيه ووعده ووعيده.
والمعراج لرسول الله عليه الصلاة والسلام في اليقظة بشخصه إلى السماء، ثم إلى ما شاء الله تعالى من العلى حقٌ.
وكرامات الأولياء حق، فتظهر الكرامة على طريق نقض العادة للولي من قطع المسافة البعيدة في المدة القليلة، وظهور الطعام والشراب واللباس عند الحاجة، والمشي على الماء وفي الهواء وكلام الجماد العجماء واندفاع المتوجه من البلاء وكفاية المهم من الأعداء، وغير ذلك من الأشياء، ويكون ذلك معجزة للرسول الذي ظهرت هذه الكرامة لواحد من أمته؛ لأنه يظهر بها أنه ولي، ولن يكون ولياً إلا وأن يكون محقاً في ديانته، وديانته الإقرار برسالة رسوله.
وأفضل البشر بعد نبينا أبو بكر الصديق، ثم عمر الفاروق، ثم عثمان ذي النورين، ثم علي المرتضى، وخلافتهم على هذا الترتيب.



www.dawateislami.net

والخلافة ثلاثون سنة ثم بعدها ملك وأمارة.

والمسلمون لا بد لهم من إمام، يقوم بتنفيذ أحكامهم، وإقامة حدودهم، وسد ثغورهم، وتجهيز جيوشهم، وأخذ صدقاتهم، وقهر المتغلبة والمتلصصة وقطاع الطريق، وإقامة الجمع والأعياد، وقطع المنازعات الواقعة بين العباد، وقبول الشهادات القائمة على الحقوق، وتزويج الصغار والصغائر الذين لا أولياء لهم، وقسمة الغنائم.

ثم ينبغي أن يكون الإمام ظاهراً، لا مختفياً ولا منتظراً، ويكون من قريش ولا يجوز من غيرهم، ولا يختص ببني هاشم.

ولا يشترط أن يكون معصوماً، ولا أن يكون أفضل أهل زمانه، ويشترط أن يكون من أهل الولاية المطلقة الكاملة، سائساً قادراً على تنفيذ الأحكام وحفظ حدود دار الإسلام وإنصاف المظلوم من الظالم.

ولا ينعزل الإمام بالفسق والجور.

وتجوز الصلاة خلف كل بر وفاجر، ويصلى على كل بر وفاجر.

ويكف عن ذكر الصحابة إلا بخير.

ونشهد للعشر المبشرة الذين بشرهم النبي عليه الصلاة والسلام.

ونرى المسح على الخفين في السفر والحضر، ولا نحرم نبيذ التمر.

ولا يبلغ ولي درجة الأنبياء

أصلا، ولا يصل العبد إلى حيث يسقط عنه الأمر والنهي.

والنصوص على ظواهرها، فالعدول عنها إلى معانٍ يدعيها أهل الباطن إلحاد، وردُّ النصوص كفر، واستحلال المعصية كفر، والاستهانة بها كفر، والاستهزاء على الشريعة كفر، واليأس من الله تعالى كفر، والأمن من الله تعالى كفر، وتصديق الكاهن بما يخبره عن الغيب كفر.

والمعدوم ليس بشيء.

وفي دعاء الأحياء للأموات وتصدقهم عنهم نفع لهم.

والله تعالى يجيب الدعوات ويقضي الحاجات.

وما أخبر به النبي عليه الصلاة والسلام من أشراط الساعة من خروج الدجال ودابة الأرض ويأجوج ومأجوج ونزول عيسى عليه السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق.

والمجتهد قد يخطئ ويصيب.

ورسل البشر أفضل من رسل الملائكة، ورسل الملائكة أفضل من عامة البشر، وعامة البشر أفضل من عامة الملائكة، والله أعلم.

تمت العقائد النسفية

والحمد لله رب العالمين.